سپریم کورٹ رپورٹس (1999) SUPP. 1 ایس سی آر

ٹی حمزہ

بنام

ریاست کیرالہ

11 اگست 1999

(کے۔ٹی۔تھامس اور ڈی۔پی۔مہاپترا، جسٹسز)

فوجداری قانون:

نشہ آور ادویات اور نفسیاتی مواد ایکٹ، 1985:

دفعہ 50(1)۔کی عدم تعمیل-تلاشی اور ضبطی سے پہلے-ملزم اپنے ذاتی تلاشی کے نتیجے میں ممنوعہ سامان کے قبضے میں پایا گیا-دفعہ 50(1) توضیعات کی تعمیل نہیں کی گئی-الزام کی حمایت میں کوئی دوسرا ثبوت نہیں-اثر-کیس کے حالات، فیصلے اور اثباتِ جُرم کے حکم میں، واضح طور پر غیر مستحکم۔

اپیل کنندہ ملزم کو سیشن عدالت نے نشہ آور ادویات اور نفسیاتی مواد ایکٹ 1985 کی دفعہ 21 کے تحت مجرم قرار دیا تھا۔عدالت عالیہ نے اثباتِ جُرم کو برقرار رکھا۔اس لیے یہ اپیل۔

استغاثہ کے مطابق، یہ اطلاع ملنے پر کہ اپیل کنندہ ملزم براون شوگر فروخت کر رہا ہے، پولیس جائے وقوعہ پر گئی اور تلاشی لینے پر ملزم کو اس کے قبضے سے براؤن شوگر ملی۔

ملزم کی جانب سے یہ دلیل دی گئی کہ ایکٹ کی دفعہ 50(1) کے تحت مقرر کردہ لازمی تقاضوں کی تعمیل نہیں کی گئی اور اس لیے ملزم کی اثباتِ جُرم ناقابل برداشت ہے۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد۔1: نشہ آور ادویات اور نفسیاتی مواد ایکٹ، 1985 ملزم کو ایک معقول تحفظ فراہم کرتا ہے اس سے پہلے کہ اس کے ذاتی تلاشی دفعہ 42 کے تحت مجاز افسر کے ذریعے کی جائے۔ اس شق کا مقصد مجاز افسران کے خلاف من مانی اور سخت کارروائی پر تنقید سے بچنا بھی ہے۔ مقننہ نے اپنی دانشمندی میں قانون میں مقرر سخت سزا کو مدنظر رکھتے ہوئے طریقہ کار کو ساکھ دینے کے لیے اس طرح کے قانونی تحفظ فراہم کرنا ضروری سمجھا۔

(344-ای؛346-اے-بی)

2۔ اس معاملے میں تلاشی اور ضبطی سے پہلے ایکٹ کی دفعہ 50(1) توضیعات کی تعمیل نہیں کی گئی تھی۔ لہذا، اس طرح کی گئی تلاشی اور ضبطی پر استغاثہ انحصار نہیں کر سکتا۔ ممنوعہ اشیا کے غیر قانونی قبضے کا استغاثہ کا مقدمہ مکمل طور پر ملزم کے ذاتی تلاشی پر مبنی ہے جس کے نتیجے میں اشیا کی بازیابی ہوتی ہے اور الزام کی حمایت میں کوئی دوسرا ثبوت نہیں ہے۔ لہذا، سیشن کورٹ کے ذریعے اپیل کنندہ کے خلاف فیصلہ اور اثباتِ جُرم کا حکم، جس کی عدالت عالیہ نے تصدیق کی تھی، واضح طور پر غیر مستحکم ہے۔

[350-بی-ڈی]

اس کے بعد ریاست پنجاب بنام بلدیو سنگھ، جے ٹی(1999) 4ایس سی 595 آیا۔

ریاست پنجاب بنام بلبیر سنگھ، جے ٹی(1994) 2ایس سی 108، قابل اطلاق قرار دیا گیا۔

فوجداری اپیلیٹ کا دائرہ اختیار : 1997 کی فوجداری اپیل نمبر 798۔

فوجداری درخواست نمبر 243 یا 1993 میں کیرالہ عدالت عالیہ کے 1.9.95 کے فیصلے اور حکم سے ۔سومناتھ مکھرجی، (اے سی) اپیل کنندہ کی طرف سے ۔

کے ۔ایم ۔کے ۔نائر جواب دہندہ کے لیے ۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

ڈی ۔ پی ۔مہاپترا، جسٹس ۔ کوزی کوڈ ڈویژن کی عدالت کے سیشن کیس نمبر 100/90 میں ملزم کی طرف سے دائر کی گئی یہ اپیل، نشہ آور ادویات اور نفسیاتی مواد ایکٹ، 1985 کے دفعہ 21 کے تحت جرم اور سزا کے فیصلے اور حکم کے خلاف ہے ۔این ڈی پی ایس ایکٹ)، اور 10 سال کی سزا RI اور 1 لاکھ روپے جرمانہ، جس کی توثیق' کیرالہ کی ہائی کورٹ کی جانب سے کی گئی ڈیفالٹ سزا کے بارے میں معمولی ترمیم کے ساتھ اپیل میں کی گئی تھی جسے 2 سال سے کم کر کے 1 سال RI کر دیا گیا تھا ۔

اپیل کنندہ کے خلاف الزام یہ تھا کہ اسے این ڈی پی ایس ایکٹ توضیعات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے فرانسس روڈ، بنگرم میں اے کے جی میموریل اوور برج پر 1750 ملی گرام براون شوگر کے قبضے میں پایا گیا اور اس طرح اس نے این ڈی پی ایس ایکٹ کی دفعہ 21 کے تحت قابل سزا جرم کا ارتکاب کیا ۔

استغاثہ کا مقدمہ، جس میں جلد ہی کہا گیا ہے کہ پولیس کے سب انسپکٹر، چیمن گڑھ پولیس اسٹیشن، کو اطلاع ملی کہ ملزم براون شوگر فروخت کر رہا ہے، دو کانسٹیبل پی ڈبلیو 2 اور سی ڈبلیو 2 کے ساتھ جائے وقوعہ پر گیا ۔ملزم کی تلاشی لینے پر اس کے قبضے سے براون شوگر پر مشتمل پولی تھین کے نو چھوٹے تھیلے برآمد ہوئے ۔اشیا ضبط کر لی گئیں ۔ان اشیا کا وزن 1750 ملی گرام پایا گیا ۔طریقہ کار کے سامان کو مکمل کرنے کے بعد ایک نمونہ کیمیائی تجزیہ کے لیے بھیجا گیا ۔کیمیائی تجزیے کے لیے جو نمونہ بھیجا گیا تھا وہ ڈائیسیٹائل مورفین (ہیروئن) پایا گیا جسے عام طور پر براؤن شوگر کہا جاتا ہے ۔

استغاثہ نے بنیادی طور پر پولیس افسر شری ٹی رمن پی ڈبلیو اول کے شواہد پر انحصار کیا، جس نے براون شوگر کے غیر قانونی قبضے کے الزام کو قائم کرنے کے لیے تلاشی اور ضبطی اور دیگر گواہوں کو متاثر کیا۔ درج ذیل عدالتوں نے ریکارڈ پر موجود شواہد کی تعریف پر استغاثہ کے مقدمے کو قبول کیا اور اثباتِ جُرم اور سزا کا حکم منظور کیا جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے۔

اپیل گزار کے فاضل وکیل، شری سومناتھ مکھرجی کے دلائل کا بنیادی زور یہ تھا کہ درج ذیل عدالتوں نے اپیل گزار سے براون شوگر کی وصولی پر انحصار کرنے میں غلطی کی کیونکہ این ڈی پی ایس ایکٹ کی دفعہ 50 کے تحت مقرر کردہ لازمی تقاضوں پر پولیس افسر نے تلاشی لینے سے پہلے عمل نہیں کیا تھا جس کی وجہ سے اشیاء ضبط کی گئیں۔

دوسری طرف مدعا علیہ کے وکیل، شری کے ایم کے نائر دلیل یہ تھی کہ این ڈی پی ایس ایکٹ کی دفعہ 50 توضیعات کی خاطر خواہ تعمیل تھی، کیونکہ پولیس افسر (پی ڈبلیو آئی) نے ملزم سے پوچھا تھا کہ کیا وہ مجسٹریٹ یا گزٹیڈ افسر کے سامنے پیش ہونا چاہے گا جس پر اس نے منفی جواب دیا۔

تعین کے لیے جو سوال آتا ہے وہ یہ ہے کہ کیا حقائق اور کیس کے حالات میں جیسا کہ ریکارڈ پر موجود شواہد سے ظاہر ہوتا ہے، ملزم کے ذاتی تلاشی اور اس کے قبضے سے براون شوگر کے پیکٹ کی بازیابی کو این ڈی پی ایس ایکٹ کی دفعہ 50 کے تقاضوں کی عدم تعمیل کی وجہ سے غلط کیا گیا تھا۔ زیر اعتراض فیصلوں میں ہونے والی بحثوں سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ موقف کو عدالتوں میں حمایت نہیں ملی۔

دفعہ 50 کی ذیلی دفعہ (1) جو اس سلسلے میں متعلقہ شق ہے اس طرح پڑھتی ہے :

" 50 وہ شرائط جن کے تحت ذاتی تلاشی لی جائے گی-(1) جب دفعہ 42 کے تحت باضابطہ طور پر مجاز کوئی افسر دفعہ 41، دفعہ 42 یا دفعہ 43 توضیعات کے تحت کسی ذاتی تلاشی لینے والا ہو، تو وہ، اگر ایسا شخص ایسا چاہتا ہے، تو ایسے شخص کو بغیر کسی غیر ضروری تاخیر کے دفعہ 42 میں مذکور کسی بھی محکمے کے قریبی گزٹیڈ افسر یا قریبی مجسٹریٹ کے پاس لے جائے گا۔

شق کو محض پڑھنے پر یہ واضح ہوتا ہے کہ دفعہ 42 کے تحت مجاز افسر کے ذریعے ملزم کے ذاتی تلاشی لینے سے پہلے قانون اسے معقول تحفظ فراہم کرتا ہے۔اس شق کا مقصد مجاز افسران کے خلاف من مانی اور سخت کارروائی پر تنقید سے بچنا بھی ہے۔مقننہ نے اپنی دانشمندی میں قانون میں مقرر سخت سزا کو مدنظر رکھتے ہوئے طریقہ کار کو ساکھ دینے کے لیے اس طرح کے قانونی تحفظ فراہم کرنا ضروری سمجھا۔دفعہ 50 کی تشریح، اس توضیعات کی لازمی نوعیت اور تقاضوں کی عدم تعمیل کے نتیجے سے متعلق مختلف سوالات پر اس عدالت کے آئینی بنچ نے ریاست پنجاب بنام بلدیو سنگھ جے ٹی (1999) 4 ایس سی 595 کے معاملے میں غور کیا ہے۔اٹھائے گئے مختلف تنازعات اور اس معاملے میں عدالت کے پچھلے فیصلوں پر تفصیلی بحث پر اس عدالت نے مندرجہ ذیل فیصلہ دیا۔

”گزٹیڈ افسر یا مجسٹریٹ کے سامنے تلاشی لینا، اگر مشتبہ شخص کو ضرورت ہو تو، ایک انتہائی قابل قدر حق ہے جو مقننہ نے متعلقہ شخص کو ان سنگین نتائج کو مدنظر رکھتے ہوئے دیا ہے جن میں این ڈی پی ایس ایکٹ کے تحت غیر قانونی اشیاء کا تحویل شامل ہو سکتا ہے۔ایسا لگتا ہے کہ اسے سزا کی شدت کو مدنظر رکھتے ہوئے ایکٹ میں شامل کیا گیا ہے۔اس شق کے پیچھے دلیل دوسری صورت میں بھی واضح ہے۔گزٹیڈ افسر یا مجسٹریٹ کے سامنے تلاشی تلاش اور ضبطی کی کارروائی کو بہت زیادہ صداقت اور ساکھ فراہم کرے گی۔یہ یقینی طور پر استغاثہ کے مقدمے کو بھی مضبوط کرے گا۔اس طرح، بااختیار افسر کے لیے کوئی جواز نہیں ہے، جو اس ذاتی تلاشی کے لیے، پیشگی اطلاع پر، تلاشی کو اثر انداز کرنے کے لیے جاتا ہے، کہ وہ متعلقہ شخص کو گزٹیڈ افسر یا مجسٹریٹ کے سامنے اپنی تلاشی کے حق کے وجود سے آگاہ نہ کرے، تاکہ وہ اس حق سے فائدہ اٹھا سکے۔تاہم، تحریری طور پر اس کے حق کے بارے میں تلاش کرنے کے لیے اس شخص کو معلومات دینا ضروری نہیں ہے۔یہ کافی ہے اگر اس طرح کی معلومات متعلقہ شخص کو زبانی طور پر اور جہاں تک ممکن ہو گرفتاری اور تلاشی کے گواہ کچھ آزاد اور معزز افراد کی موجودگی میں پہنچائی جائیں۔تاہم، استغاثہ کو مقدمے کی سماعت میں یہ ثابت کرنا چاہیے کہ مجاز افسر نے مطلوبہ تلاشی کے وقت مجسٹریٹ یا گزٹیڈ افسر کی موجودگی میں متعلقہ شخص کو تلاشی کے اپنے حق کی معلومات سے آگاہ کیا

تھا۔عدالتوں کو دفعہ 50 میں فراہم کردہ تقاضوں کی مناسب تعمیل کے بارے میں مقدمے کی سماعت میں مطمئن ہونا پڑتا ہے۔قانون کی دفعہ 54 کے تحت کسی ملزم کے خلاف کوئی مفروضہ نہیں اٹھایا جاسکتا، جب تک کہ استغاثہ عدالت کے اطمینان کے لیے یہ ثابت نہ کرے کہ دفعہ 50 کے تقاضوں کی مناسب تعمیل کی گئی تھی"۔

فیصلے کے پیرا گراف 55 میں عدالت کے ذریعے اخذ کردہ نتائج کا خلاصہ اس طرح کیا گیا ہے :

"مندرجہ بالا استدلال اور بحث کی بنیاد پر درج ذیل نتائج نکلتے ہیں:

1۔ کہ جب کوئی بااختیار افسر یا پیشگی اطلاع پر کام کرنے والا باضابطہ طور پر مجاز افسر کسی ذاتی تلاشی لینے والا ہو تو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ متعلقہ شخص کو تلاشی کے لیے قریبی گزیٹڈ افسر یا قریبی مجسٹریٹ کے پاس لے جانے کی دفعہ 50 کی ذیلی دفعہ (1) کے تحت اپنے حق سے آگاہ کرے۔تاہم، ایسی معلومات لازمی طور پر تحریری طور پر نہیں ہوسکتی ہیں۔

(2) متعلقہ شخص کو گزیٹڈ افسر یا مجسٹریٹ کے سامنے تلاشی کے اس کے حق کے وجود کے بارے میں مطلع کرنے میں ناکامی ملزم کے لیے جانبداری کا باعث بنے گی۔

(3) کہ کسی بااختیار افسر کے ذریعہ پیشگی اطلاع پر، اس شخص کو اس کے حق سے آگاہ کیے بغیر کہ اگر وہ ایسا چاہتا ہے تو اسے گزیٹڈ افسر یا مجسٹریٹ کے سامنے تلاشی کے لیے لے جایا جائے گا اور اگر وہ ایسا کرنے کا انتخاب کرتا ہے تو گزیٹڈ افسر یا مجسٹریٹ کے سامنے اپنی تلاشی کرنے میں ناکامی، مقدمے کو خراب نہیں کرسکتی بلکہ غیر قانونی شے کی بازیابی کو مشتبہ بنادے گی اور مقدمے کو خراب کردے گی بلکہ غیر قانونی شے کی بازیابی کو مشتبہ بنادے گی اور ملزم کی اثباتِ جُرم اور سزا کو خراب کردے گی، جہاں اثباتِ جُرم صرف غیر قانونی شے کے قبضے کی بنیاد پر درج کی گئی ہے۔ قانون کی دفعہ 50 توضیعات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کی گئی تلاشی کے دوران اس کے شخص سے برآمد کیا گیا۔

(4) کہ درحقیقت معاشرے کو مجرموں سے بچانے کی ضرورت ہے۔اگر جرائم کا ارتکاب کرنے والے افراد کو چھوڑ دیا جائے تو حفاظت میں سماجی ارادے کو نقصان پہنچے گا کیونکہ ان کے خلاف ثبوت کو اس طرح سمجھا جانا چاہیے جیسے اس کا وجود ہی نہ ہو۔اس لیے جواب یہ ہے کہ تفتیشی ایجنسی کو قانون کے تصور کردہ طریقہ کار پر سختی سے عمل کرنا چاہیے، اور ایسا کرنے میں ناکامی کو اعلیٰ حکام کو سنجیدگی سے متعلقہ افسر کے خلاف کارروائی کی دعوت دینی چاہیے تاکہ تفتیشی اتھارٹی کی طرف سے لاپرواہی کو روکا جا سکے۔ہر صورت میں حتمی نتیجہ اہم ہوتا ہے لیکن اسے حاصل کرنے کے ذرائع پاک وصاف ہونے چاہئیں۔علاج خود بیماری سے بھی بدتر نہیں ہوسکتا۔اگر عدالت تلاشی کی کارروائیوں کے دوران تفتیشی ایجنسی کی طرف سے کی جانے والی لاقانونیت کی کارروائیوں کو معاف کرتی نظر آتی ہے اور قانون کے احترام کو بھی کمزور کرسکتی ہے اور انصاف کے انتظامیہ کو غیر منطقی طور پر سمجھوتہ کرنے کا اثر پڑ سکتا ہے تو عدالتی عمل کا جواز بدگمانی میں آسکتا ہے۔اس کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ایک ملزم منصفانہ مقدمے کی سماعت کا حقدار ہے۔غیر منصفانہ مقدمے کی سماعت کے نتیجے میں ہونے والی اثباتِ جُرم ہمارے انصاف کے تصور کے منافی ہے۔مقدمے کی سماعت میں دفعہ 50 کے ذریعے فراہم کردہ تحفظات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے جمع کیے گئے شواہد کا استعمال مقدمے کو غیر منصفانہ بنادے گا۔

5۔ یہ کہ آیا دفعہ 50 میں فراہم کردہ تحفظات کا مناسب طریقے سے مشاہدہ کیا گیا ہے یا نہیں، عدالت کو مقدمے کی سماعت میں پیش کردہ شواہد کی بنیاد پر اس کا تعین کرنا ہوگا۔اس مسئلے پر تلاش کرنا کسی نہ کسی طرح، اثباتِ جُرم یا بری ہونے کا حکم درج کرنے کے لیے متعلقہ ہوگا۔استغاثہ کو مقدمے کی سماعت میں یہ ثابت کرنے کا موقع فراہم کیے بغیر کہ دفعہ 50 توضیعات، اور خاص طور پر اس میں فراہم کردہ تحفظات کی مناسب تعمیل کی گئی تھی، فوجداری مقدمے کی سماعت کو مختصر کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔

6۔ کہ جس تناظر میں دفعہ 50 میں اس شخص کے فائدے کے لیے تحفظ شامل کیا گیا ہے جس کی تلاشی لی جانی ہے، ہم اس بارے میں کوئی رائے ظاہر نہیں کرتے کہ آیا دفعہ 50 توضیعات لازمی ہیں یا ڈائریکٹری لیکن یہ مانتے ہیں کہ متعلقہ شخص کو اس کے حق کے بارے میں مطلع

کرنے میں ناکامی جو دفعہ 50 کی ذیلی دفعہ (1) سے نکلتا ہے، ممنوعہ مشتبہ شخص کی بازیابی اور ملزم کی اثباتِ جُرم اور سزا کو خراب اور غیر مستحکم بنا سکتا ہے۔

7۔ کہ قانون کی دفعہ 50 میں فراہم کردہ حفاظتی اقدامات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کی گئی تلاشی کے دوران ملزم کے شخص سے ضبط کی گئی غیر قانونی چیز کو ملزم پر غیر قانونی طور پر ممنوعہ سامان رکھنے کے ثبوت کے طور پر استعمال نہیں کیا جاسکتا حالانکہ اس تلاشی کے دوران برآمد ہونے والے کسی بھی دوسرے مواد پر استغاثہ دوسرے مقدمات میں ملزم کے خلاف انحصار کر سکتا ہے، اس کے باوجود کہ غیر قانونی تلاشی کے دوران اس مواد کی بازیابی ہوئی ہو۔

(8) قانون کی دفعہ 54 کے تحت مفروضہ صرف اس وقت اٹھایا جا سکتا ہے جب استغاثہ نے یہ ثابت کر دیا ہو کہ دفعہ 50 کے مینڈیٹ کے مطابق کی گئی تلاشی میں ملزم کے پاس ممنوعہ سامان موجود پایا گیا تھا۔ غیر قانونی تلاشی استغاثہ کو ایکٹ کی دفعہ 54 کے تحت مفروضہ اٹھانے کا حق نہیں دے سکتی۔

(9) یہ کہ پوران مال کے معاملے کے فیصلے میں یہ نہیں سمجھا جا سکتا کہ کسی ذاتی تلاشی کے دوران ضبط کی گئی غیر قانونی چیز، پیشگی معلومات پر، ایکٹ کی دفعہ 50 توضیعات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے، خود ہی اس شخص پر غیر قانونی چیز کے غیر قانونی قبضے کے ثبوت کے طور پر استعمال کی جا سکتی ہے جس سے غیر قانونی تلاشی کے دوران ممنوعہ سامان ضبط کیا گیا ہے۔

(10) یہ کہ آل مصطفی کے کیس کا فیصلہ پورن مائی کے کیس کے فیصلے کی صحیح تشریح اور فرق کرتا ہے اور پیر تھی چند و کیس اور جسبیر سنگھ کے کیس میں کیے گئے وسیع مشاہدات قانون کی صحیح وضاحت کے مطابق نہیں ہیں جیسا کہ پورن مائی کے کیس میں بیان کیا گیا ہے۔"

مذکورہ بالا فیصلے میں طے شدہ اصولوں کے ٹچ اسٹون پر کیس کی جانچ کرنا یہ نتیجہ ناگزیر ہے کہ ملزم کے ذاتی تلاشی لینے سے پہلے این ڈی پی ایس ایکٹ کی دفعہ 50(1) کے تقاضوں کی تعمیل نہیں کی گئی

تھی۔ٹرائل کورٹ نے اپنے فیصلے کے پیراگراف 10 میں پی ڈبلیو(1) کے شواہد پر بحث کرتے ہوئے مشاہدہ کیا کہ گواہ نے اعتراف کیا کہ ملزم کی تلاشی لینے سے پہلے اس نے اس سے نہیں پوچھا کہ آیا اس کی تلاشی گزٹیڈ افسر کی موجودگی میں لی جانی چاہیے یا نہیں۔عدالت نے مزید مشاہدہ کیا کہ گواہ کو معلوم نہیں تھا کہ تلاشی سے پہلے گزٹیڈ افسر کے بارے میں تفتیش کی جانی چاہیے یا نہیں۔

فیصلے کے پیراگراف 12 میں پی ڈبلیو 2 پولیس کانسٹیبل کے ثبوت کا حوالہ دیتے ہوئے جو پی ڈبلیو(1) کے ساتھ تلاشی کی جگہ پر گیا تھا،عدالت نے مشاہدہ کیا کہ گواہ نے اعتراف کیا کہ تلاشی سے پہلے ملزم سے کوئی سوال نہیں کیا گیا تھا کہ آیا اس کی تلاشی مجسٹریٹ یا گزٹیڈ افسر کی موجودگی میں لی جائے۔فیصلے کے پیراگراف 6 میں عدالت نے مشاہدہ کیا کہ پولیس پارٹی کو دیکھ کر ملزم نے فرار ہونے کی کوشش کی لیکن اسے گرفتار کرلیا گیا۔تب ہی ملزم سے پی ڈبلیو(1) نے پوچھ گچھ کی اور اس نے جواب دیا کہ اس کے پاس براون شوگر ہے۔ملزم نے بیگ نکال کر پی ڈبلیو(1) کے حوالے کر دیے اور تب ہی ملزم سے پوچھا گیا کہ آیا گزٹیڈ افسر کی موجودگی ضروری ہے جس کا اس نے منفی میں جواب دیا۔

جس کا اس نے منفی جواب دینا ضروری تھا،

عدالت عالیہ نے ریاست پنجاب بنام بلبیر سنگھ، جے ٹی (1994) 2ایس سی 108 کے فیصلے پر انحصار کرتے ہوئے کہا کہ این ڈی پی ایس ایکٹ کی دفعہ 50(1) توضیعات کی عدم تعمیل سے کیس میں تلاشی اور ضبطی پر منفی اثر نہیں پڑا ہے۔

پوزیشن واضح ہے اور ہمارے سامنے یہ بھی سنجیدگی سے متنازعہ نہیں تھا کہ کیس میں تلاشی اور ضبطی سے پہلے ایکٹ کی دفعہ 50(1) توضیعات کی تعمیل نہیں کی گئی تھی۔لہذا اس طرح کی گئی تلاشی اور ضبطی پر استغاثہ انحصار نہیں کرسکتا۔ریاست کے وکیل نے منصفانہ طور پر اس موقف کو قبول کیا اور ہمارے خیال میں کہ ممنوعہ اشیا کے غیر قانونی قبضے کا استغاثہ کا مقدمہ مکمل طور پر ملزم کے ذاتی تلاشی پر مبنی ہے جس کے نتیجے میں اشیا کی بازیابی ہوتی ہے اور الزام کی حمایت میں کوئی دوسرا ثبوت نہیں ہے۔اس لیے یہ نتیجہ اخذ کرتا ہے کہ اپیل کنندہ کے خلاف سیشن عدالت کا فیصلہ اور اثباتِ جُرم کا حکم جس کی عدالت عالیہ نے تصدیق کی تھی،واضح طور پر غیر مستحکم ہے۔

اس کے مطابق، اس اپیل کی منظوری دی جاتی ہے۔ سیشن کورٹ کے فیصلے اور اثباتِ جُرم کے حکم کی تصدیق کرنے والے عدالت عالیہ کے متنازعہ فیصلے کو خارج کر دیا گیا ہے۔ اپیل کنندہ بری ہو جاتا ہے۔ اسے فوری طور پر رہا کر دیا جائے گا جب تک کہ کسی اور معاملے میں اس کی حراست کی ضرورت نہ ہو۔

وی ایس ایس۔

اپیل کی منظوری دی گئی۔

Meraj U Din Sofi
2024.10.09 17:20
I am the author of this document